پریس ریلیز

بینائی سے محروم افراد ملکی ترقی اور خاندانی کفالت میں کردار ادا نہیں کر پاتے: پرنسپل پی جی ایم آئی

دنیا بھر میں 8 کروڑ جبکہ صرف پاکستان میں 20 لاکھ افراد کالے موتیا کی بیماری میں مبتلا ہیں: ماہرین

پاکستان میں بروقت علاج نہ کروانے اور کم علمی کی وجہ سے 10 لاکھ کے قریب افراد اندھے پن کا شکار

آنکھیں بڑی نعمت ہیں ان کی قدر اُس شخص سے پوچھیں جوان سے محروم ہو چکا ہے: پروفیسر محمد طیب

عالمی یوم گلوکوما پر لاہور جنرل ہسپتال میں آگاہی واک و سیمینار کا انعقاد، پروفیسرز و ڈاکٹرز کی شرکت

لاہور 18 مارچ:...... عالمی یوم گلوکوما (کالا موتیا) کے حوالے سے لاہور جنرل ہسپتال میں آگاہی واک اور سیمینار کا انعقاد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے پرنسپل پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹی ٹیوٹ پروفیسر محمد طیب نے کہا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ بینائی سے محروم افراد ملکی ترقی اور خاندانی کفالت میں کردار ادا نہیں کر پاتے اور ایک طرح سے معاشرے پر خود ذمہ داری سمجھے جاتے ہیں اور خود دنیا اُن کیلئے اندھیرے کے سوا کچھ نہیں ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں 8 کروڑ افراد کالا موتیا کی بیماری کا شکار ہیں جن میں سے 20 لاکھ کا تعلق صرف پاکستان سے ہے اور پروفیسر محمد معین و دیگر ماہرین کے مطابق پاکستان میں کالا موتیا کی شرح سب سے زیادہ ہے جس کی بڑی وجہ اس مرض کی فوری طور پر تشخیص نہ ہونا اور عوامی سطح پر آگاہی کا فقدان ہے۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت اس امر کی ہے کہ عوام میں مہم چلائی جائے کہ وہ ابتداء سے ہی اپنی آنکھوں کی دیکھ بھال کو یقینی بنائیں۔ انہوں نے کہا کہ آنکھیں بڑی نعمت ہیں ان کی قدر اُس شخص سے پوچھیں جو ان سے محروم ہو چکا ہے۔ تقریب کے مہمان خصوصی ڈاکٹر محمد یقین اور گیسٹ آف آنر سابق ایم پی اے ڈاکٹر صائمہ امجد نے لاہور جنرل ہسپتال کی طرف سے ورلڈ گلوکوما ویک کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹرز اور مریضوں کے مابین اعتماد کا تعلق قائم رہنا چاہیے تاکہ دکھی انسانیت کی خدمت میں زیادہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا جا سکے۔ انہوں نے کہا کہ ذیابیطس، امراض قلب اور ہائی بلڈ پریشر کے علاوہ خون میں کمی کالا موتیا کا باعث بنتی ہے اور یہ ایک ایسی بیماری ہے کہ اس کا علاج جس دن شروع کیا جائے اُس دن تک ہو جانے والا نقصان واپس نہیں آتا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی آنکھوں کی حفاظت کیلئے تمام وسائل بروئے کار لانا چاہیے اور زیادہ سے زیادہ احتیاط کو یقینی بنانا چاہیے۔

اس موقع پر پروفیسر محمد معین نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ آنکھوں کی عام بیماریوں میں بصارت کی کمزوری، بھینگا پن، پردہ بصارت کا متاثر ہونا، الرجی، سفید اور کالا موتیا شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کالے موتیا کا علاج فوری طور پر شروع نہ کرنے سے بینائی سے محرومی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر حسین احمد خاقان کا کہنا تھا کہ کالے موتیا کی علامتیں بینائی کو نقصان پہنچانے کے بعد ہی ظاہر ہوتی ہیں اگر آنکھوں اور سر میں درد، نظر کی کمزوری، چکر آنا، آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور دھندلا پن ہو تو فوراً ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ 40 سال کی عمر کے بعد آنکھوں کا معائنہ کروانا چاہئے۔ مقررین نے انکشاف کیا کہ اس وقت پاکستان میں بروقت علاج نہ کروانے اور کم علمی کی وجہ سے 10 لاکھ کے قریب افراد اندھے پن کا شکار ہیں۔

اس موقع پر ورلڈ گلوکوما ڈے واک کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں پروفیسر محمد معین، پروفیسر محمود سعید، پروفیسر ندیم حفیظ بٹ، پروفیسر عبدالحی، ڈاکٹر حسین احمد خاقان، ڈاکٹر ناصرہ عنایت اور ڈاکٹر زبیر سلیم کے علاوہ ایم ایس لاہور جنرل ہسپتال ڈاکٹر محمود صلاح الدین، ڈاکٹر رانا محمد شفیق، رضیہ بانو ہیڈ میٹرن رقیہ نے بھی شرکت کی جبکہ شعبہ آئی ڈیپارٹمنٹ کے ڈاکٹرز اور نرسز نے خصوصی طور پر مختلف بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر عالمی یوم گلوکوما (کالا موتیا) کے حوالے سے سلوگن درج تھے۔